


بسم اللہ الرحمٰن الرحیم




# مدینے والا سنوڑا

# میرا مُرشد سنوڑا

## ایڈیٹر:۔ صدیقی محمد الیاس



# مدینے والا سنوڑا

# Madine Wala Sohna

## میرا مُرشد سنوڑا

ایڈیٹر:۔ صدیقی محمد الیاس

# مدینے والا سنوڑا

اللہ کی سرتا بقدم شان ہیں یہ
اِنسا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے اِنہیں
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا
رسولِ اعظم سنوڑا ، نبیٔ پاک سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ كَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا
رسولِ اعظم سنوڑا ، نبیٔ پاک سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا

سچّی بات سکھاتے یہ ہیں ، سیدھی راہ چلاتے یہ ہیں
اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرْ ، ساری کثرت پاتے یہ ہیں
اُن کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے ، مالک کل کہلاتے یہ ہیں
قصرِ دنٰی تک کس کی رسائی ، جاتے یہ ہیں آتے یہ ہیں
رب ہے معطی یہ ہیں قاسم ، رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
سَلِّم سَلِّم کی ڈھارس سے ، پل سے پار لگاتے یہ ہیں

مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا
رسولِ اعظم سنوڑا ، نبیٔ پاک سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا

وہ سرورِ کِشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لئے تھے
بہار ہے شادیاں مبارک چمن کو آبادیاں مبارک
ملک فلک اپنی اپنی لے میں یہ گھر عنادل کا بولتے تھے
وہاں فلک پر یہاں زمیں میں رچی تھی شادی مچی تھی دھومیں
اُدھر سے انوار ہنستے آتے اِدھر سے نفحات اُٹھ رہے تھے
یہ چھوٹ پڑتی تھی اُن کے رُخ کی کہ عرش تک چاندنی تھی چھٹکی
وہ رات کیا جگمگا رہی تھی جگہ جگہ نَصب آئنے تھے
نئی دُلھن کی پھبن میں کعبہ نِکھر کے سنورا سنور کے نِکھرا
حجر کے صدقے کمر کے اک تل میں رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے
نظر میں دولھا کے پیارے جلوے حیاء سے محراب سر جُھکائے
سیاہ پردے کے مُنھ پر آنچل تجلّیِ ذات بحت سے تھے
خوشی کے بادل اُمنڈ کے آئے دلوں کے طاؤس رنگ لائے
وہ نغمۂ نعت کا سماں تھا حرم کو خود وجد آ رہے تھے
یہ جھوما میزابِ زر کا جُھومر کہ آ رہا کان پر ڈھلک کر
پھوہار برسی تو موتی جھڑ کر حطیم کی گود میں بھرے تھے
دُلھن کی خوشبو سے مست کپڑے نسیم گستاخ آنچلوں سے
غلافِ مُشکیں جو اُڑرہا تھا غزال نافے بسا رہے تھے

پہاڑیوں کا وہ حسن تزئیں وہ اونچی چوٹی وہ نازو تمکیں
صبا سے سبزہ میں لہریں آتیں دوپٹے دھانی چنے ہوئے تھے

نہا کے نہروں نے وہ چمکتا لباس آبِ رواں کا پہنا
کہ موجیں چھڑیاں تھیں دھار لچکا حبابِ تاباں کے تھل ٹکے تھے

پرانا پر داغ ملگجا تھا اُٹھا دیا فرش چاندنی کا
ہجومِ تارِ نگہ سے کوسوں قدم قدم فرش باڈلے تھے

اُتار کر اُن کے رُخ کا صدقہ یہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے

وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جو بن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لیئے تھے

بچا جو تلووں کا ان کے دھووَن بنا وہ جنت کا رنگ و روغن
جنھوں نے دُولھا کی پائی اُترن وہ پھول گلزارِ نور کے تھے

تجلّی حق کا سہرا سر پر الصلوٰۃ و تسلیم کی نچھاور
دو رویہ قدسی پرے جما کر کھڑے سلامی کے واسطے تھے

جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گلشن لپٹ کے قدموں سے لیتے اُترن
مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نا مرادی کے دن لکھے تھے

نمازِ اقصیٰ میں تھا یہی سر عیاں ہوں معنیٔ اول آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

سنا یہ اتنے میں عرشِ حق نے کہ لے مبارک ہوں تاج والے
وہی قدم خیر سے پھر آئے جو پہلے تاجِ شرف ترے تھے

یہ سن کے بے خود پکار اُٹھا نثار جاؤ کہاں ہیں آقا
پھر اُن کے تلوؤں کا پاؤں بوسہ یہ میری آنکھوں کے دِن پھرے تھے

وہی ہے اوّل وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اُسی کے جلوے اُسی سے ملنے اُسی سے اُسکی طرف گئے تھے

معراج کا دولھا سنوڑا، معراج کا دولھا سنوڑا، معراج کا دولھا سنوڑا، معراج کا دولھا سنوڑا

مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چُنین و چُناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اُٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

فرشتے خِدَم رسولِ حشم تمامِ اُمَم غلامِ کرم
وُجُود وعَدم حُدوث و قِدم جہاں میں عِیاں تمہارے لئے

کَلِیم و نَجِی مَسِیح و صَفِی خَلیل و رَضی رسول و نبی
عَتیق و وَصی غَنِی وعلی ثَناء کی زباں تمہارے لئے

تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین و فلک سماک و سمک میں سکہ نشاں تمہارے لئے

یہ شمس وقمر یہ شام وسحر یہ بَرگ و شَجر یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر یہ حکم رواں تمہارے لئے

یہ فیض دیے وہ جود کیے کہ نام لیے زمانہ جیے
جہاں نے لیے تمہارے دیے یہ اکر میاں تمہارے لئے

سحابِ کرم روانہ کیے کہ آبِ نِعَم زمانہ پیے
جو رکھتے تھے ہم وہ چاک سیے یہ سترِ بداں تمہارے لئے

نہ جِن و بَشر کہ آٹھوں پہر ملائکہ در پہ بَستہ کمر
نہ جبہ و سر کہ قَلب و جِگر ہیں سَجدہ کُناں تمہارے لئے

جناں میں چمن، چمن میں سمن، سمن میں پھبن، پھبن میں دُلھن
سزائے محن پہ ایسے منن یہ امن و اماں تمہارے لئے

خلیل و نجی، مسیح وصفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

بفَورِ صدا سماں یہ بندھا یہ سدرہ اُٹھا وہ عرش جھکا
صُفوفِ سماء نے سجدہ کیا ہوئی جو اذاں تمہارے لئے

یہ مَرحمتیں کہ کچّی مَتیں نہ چھوڑیں لَتیں نہ اپنی گَتیں
قُصور کریں اور ان سے بھریں قصورِ جناں تمہارے لئے

فَنَا بَدَرَتْ بَقَا بَبَرَتْ زہر دو جِہت بگرد سَرَتْ
ہے مَرکَزِیَّتْ تمہاری صِفت کہ دونوں کماں تمہارے لئے

اِشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

صبا وہ چلے کے باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
لِوا کے تلے ثنا میں کُھلے رضاؔ کی زباں تمہارے لئے

مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا
رسولِ اعظم سنوڑا ، نبیٔ پاک سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا

ہے کلام الٰہی میں شمس و ضُحا ترے چہرہ نور فزا کی قسم
قسم شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلفِ دوتا کی قسم

ترے خلق کو حق نے عظیم کہا تری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالق حسن و ادا کی قسم

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہر وکلام و بقا کی قسم

ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں ترا محرم راز ہے رُوحِ امیں
تُو ہی سرور ہر دو جہاں ہے شہا ترا مِثل نہیں ہے خدا کی قسم

یہی عرض ہے خالق ارض وسما وہ رسول ہیں تیرے میں بندہ ترا
مجھے ان کے جوار میں دے وہ جگہ کہ ہے خلد کو جس کی صفا کی قسم

تُو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف و عطا ہے تجھی پہ بھروسا تجھی سے دعا
مجھے جلوۂ پاکِ رسول دِکھا تجھے اپنے ہی عِز و عُلا کی قسم

میرے گرچہ گناہ ہیں حد سے سوا مگراُن سے اُمید ہے تجھ سے رجا
تو رحیم ہے ان کا کرم ہے گواہ وہ کریم ہیں تیری عطاء کی قسم

یہی کہتی ہے بلبلِ باغِ جِناں کہ رضؔا کی طرح کوئی سِحر بَیاں
نہیں ہِند میں واصفِ شَاہِ ہُدیٰ مجھے شوخیٔ طبع رضؔا کی قسم

مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا
رسولِ اعظم سنوڑا ، نبیٔ پاک سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے ۔ باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے
اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں ۔ اے جان جاں میں جان تجلّا کہوں تجھے
مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں شہا ۔ یعنی شفیع روز جزا کا کہوں تجھے
تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری ۔ حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
کہہ لے گی سب کچھ ان کے ثناخواں کی خامشی ۔ چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضؔا نے ختم سخن اس پہ کر دیا ۔ خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا
رسولِ اعظم سنوڑا ، نبیٔ پاک سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا

لَمْ یَاتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ مثلِ تو نہ شُد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسَرا جانا

اَلْبحرُ عَلَاوالموجُ طَغٰے من بیکس و طوفاں ہوش ربا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیا پار لگا جانا

لکَ بَدرٌ فِی الْوَجہِ الْاَجْمل خط ہالۂ مہ زلف ابر اجل
تورے چندن چندر پروکنڈل رحمت کی بھرن برسا جانا

اَنَا فِیْ عَطَشٍ وَّسَخَاکَ اَتَمّ اے گیسوئے پاک اے ابرِ کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند ادھر بھی گرا جانا

اَلرُّوحُ فِدَاکَ فَزِدْ حَرْقًا یَک شُعلہ دگر بَرزَن عِشْقًا
موراتن من دھن سب پھونک دیا یہ جان بھی پیارے جلا جانا

بس خامۂ خام نوائے رضؔا نہ یہ طرز میری نہ یہ رنگ مرا
اِرشَادِ اَحِبَّا ناطق تھا ناچار اس راہ پڑا جانا

عرشِ حق ہے مسندِ رِفعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
دیکھنی ہے حشر میں عزّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

لَا وَرَبِّ الْعَرْش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

اہلِ سنّت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور
نجم ہے اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قید و بند
حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

اے رضؔا خود صاحبِ قرآں ہے مدّاحِ حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مِدحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے

دل نکل جانے کی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ
ہم سے پیاسوں کے لئے دریا بہاتے جائیں گے

کچھ خبر بھی ہے فقیروں آج وہ دن ہے کہ وہ
نعمتِ خلد اپنے صدقے میں لٹاتے جائیں گے

خاک اُفتادو بس اُن کے آنے ہی کی دیر ہے
خود وہ گر کر سجدہ میں تم کو اُٹھاتے جائیں گے

وُسعتیں دی ہے خدا نے دامنِ محبوب کو
جرم کُھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف
خرمنِ عصیاں پہ اب بجلی گراتے جائیں گے

پائے کُو باں پُل سے گزریں گے تیری آواز پر
رَبّ سَلِّم کی صدا پر وجد لاتے جائیں گے

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائشِ مولیٰ کی دُھوم
مثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم کو رضاؔ
دَم میں جب تک دَم ہے ذکر اُن کا سُناتے جائیں گے

مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا
رسولِ اعظم سنوڑا ، نبیؐ پاک سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا

پردہ اُٹھا ہے کس کا صبحِ شبِ ولادت — پُر نور ہے زمانہ صبحِ شبِ ولادت
سایہ خدا کا سایہ صبحِ شبِ ولادت — جلوہ ہے حق کا جلوہ صبحِ شبِ ولادت
گلزار ہے زمانہ صبحِ شبِ ولادت — فصلیں بہار آئی شکلِ نگار آئی
عہدِ بہار آیا صبحِ شبِ ولادت — پھولوں سے باغ مہکیں شاخوں پہ مرغ چہکے
پھیلا نیا اُجالا صبحِ شبِ ولادت — دل جگمگا رہے ہیں قسمت چمک اُٹھی ہے
چمکا ہے وہ اُجالا صبحِ شبِ ولادت — مکہ میں شام کے گھر روشن ہے ہر نگہ پر
پایا جہاں نے آقا صبحِ شبِ ولادت — خطبہ ہوا زمیں پر سکہ پڑا فلک پر
عالم نے رنگ بدلا صبحِ شبِ ولادت — آئی نئی حکومت سکہ نیا چلے گا
تا عرش اُڑا پھریرا صبحِ شبِ ولادت — روحُ الامیں نے گاڑا کعبہ کی چھت پہ جھنڈا
سلطانِ نو کا خطبہ صبحِ شبِ ولادت — پڑھتے ہیں عرش والے سنتے ہیں فرش والے
وہ فضل تونے پایا صبحِ شبِ ولادت — قربان اے دوشنبہ تجھ پر ہزار جمعے
چمکا دیا نصیبا صبحِ شبِ ولادت — پیارے ربیع الاول تیری جھلک کے صدقے

بارہویں والا سنوڑا ، بارہویں والا سنوڑا ، بارہویں والا سنوڑا
رسولِ اعظم سنوڑا ، نبیؐ پاک سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا

مُکھ چند بدر شعشانی اے — متھے چمکے تے لاٹ نورانی اے
کالی زُلف تے اکھ مستانی اے — مخمُور اکھیں ہن مدھ بھریاں
اِس صُورت نُوں میں جان آکھاں — جانان کہ جانِ جہاں آکھاں

سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں | جِس شان تھیں شاناں سب بنیاں
سُبحَانَ اللّٰہ ، سُبحَانَ اللّٰہ ، سُبحَانَ اللّٰہ | سُبحَانَ اللّٰہ ، سُبحَانَ اللّٰہ ، سُبحَانَ اللّٰہ
سُبحَانَ اللّٰہ مَا اَجْمَلَکَ | مَا اَحْسَنَکَ مَا اَکْمَلَکَ
کِتّھے مِہر علی کِتّھے تیری ثناء | گُستاخ اکھّیں کِتّھے جا اڑیاں

مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا
رسولِ اعظم سنوڑا ، نبیٔ پاک سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا ، مدینے والا سنوڑا

سایۂ مصطفٰی مایۂ اصطفا | عِزّ و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام
اَصدق الصّادِقیں سیِّدُالمُتَّقیں | چشم و گوشِ وِزارت پہ لاکھوں سلام
وہ عمر جس کی اَعدا پہ شیدا سقر | اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام
تَرجمانِ نبی ہمزبانِ نبی | جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام
زاہِدِ مسجدِ احمدی پر درود | دولتِ جیشِ عُسرت پہ لاکھوں سلام
یعنی عثمان صاحبِ قمیصِ ہدیٰ | حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام
مُرتضیٰ شیرِ حق اَشجعُ الاشجعیں | ساقیِ شِیر و شربت پہ لاکھوں سلام
شیرِ شمشیر زَن شاہِ خَیبر شِکَن | پَرتَوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام
اُن کے مولیٰ کی اُن پر کروروں درود | اُن کے اصحاب وعِترت پہ لاکھوں سلام
سَیّدَہ زاہِرہ طَیِّبَہ طاہرہ | جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام
پارَہائے صُحُف غُنچہائے قُدس | اہلِ بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام

صدیقِ اکبر سنوڑا ، صدیقِ اکبر سنوڑا ، فاروقِ اعظم سنوڑا ، فاروقِ اعظم سنوڑا
عثمانِ غنی سنوڑا ، عثمانِ غنی سنوڑا ، مولیٰ علی سنوڑا ، مولیٰ علی سنوڑا

شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوتِ پروردگار
لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیْ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوْلفِقَار

مولیٰ علی مولیٰ ، مولیٰ علی مولیٰ ، مولیٰ علی مولیٰ ، مولیٰ علی ، مولیٰ علی ، مولیٰ علی
مولیٰ علی سنوڑا ، مولیٰ علی سنوڑا ، مولیٰ علی سنوڑا ، مولیٰ علی سنوڑا
پنجتن پاک سنوڑے ، پنجتن پاک سنوڑے ، پنجتن پاک سنوڑے ، پنجتن پاک سنوڑے

پیروں کے آپ پیر ہیں یا غوث المدد ۔۔۔ اہلِ صفا کے میر ہیں یا غوث المدد
رنج و الم کثیر ہیں یا غوث المدد ۔۔۔ ہم عاجز و اسیر ہیں یا غوث المدد
ہم کیسے جی رہے ہیں یہ تم سے کیا کہیں ۔۔۔ ہم ہیں الم کے تیر ہیں یا غوث المدد
تیرِ نظر سے پھیر دو سارے الم کے تیر ۔۔۔ کیا یہ الم کے تیر ہیں یا غوث المدد
تیرے ہی ہاتھ لاج ہے یا پیر دستگیر ۔۔۔ ہم تجھ سے دستگیر ہیں یا غوث المدد
کس دل سے ہو بیانِ بے داد ظالماں ۔۔۔ ظالم بڑے شریر ہیں یا غوث المدد
اہلِ صفا نے پائی ہے تم سے رہِ صفا ۔۔۔ سب تم سے مستنیر ہیں یا غوث المدد
صدقہ رسولِ پاک کا جھولی میں ڈال دو ۔۔۔ ہم قادری فقیر ہیں یا غوث المدد
دل کی سنائے اخترؔ دل کی زبان میں ۔۔۔ کہتے یہ بہتے نیر ہیں یا غوث المدد

غوثِ اعظم سنوڑا ، غوثِ اعظم سنوڑا ، غوثِ اعظم سنوڑا ، غوثِ اعظم سنوڑا
گیارویں والا سنوڑا ، گیارویں والا سنوڑا ، گیارویں والا سنوڑا ، غوثِ اعظم سنوڑا

خیرات لینے آ گئے منگتے تمہارے خواجہ
بھر دیجئے دامن مرادوں سے ہمارے خواجہ

یہ جگمگاتا نور برساتا تمہارا روضہ
سرما گئے ہیں اس کے آگے چاند تارے خواجہ
تیرا دیار ہے دار السّلام یا خواجہ
تجلّیاں ہے نئی صبح و شام یا خواجہ
نہ فکر میں نہ غم جام تیرے مستوں کو
تیری نگاہ سے چلتا ہے کام یا خواجہ
تیری زمین تیرا آسمان ہے خواجہ
اسی لئے میرا بھارت مہان ہے خواجہ
بس ایک بوند کے مانند ہے انا ساگر
تمہارے کاسے میں ہندوستان ہے خواجہ

میرا خواجہ سنوڑا ، میرا خواجہ سنوڑا ، ہند کا راجا سنوڑا ، ہند کا راجا سنوڑا
چھٹی والا سنوڑا ،چھٹی والا سنوڑا ،میرا خواجہ سنوڑا ، میرا خواجہ سنوڑا

شرک تھا جب ناز کرنا احمد مختار پر ۔ نقطہ چی تھے لوگ علمِ سیّدِ ابرار پر
کفر پر ایک دن مشیّت کو جلال آہی گیا ۔ میرے آقا کی محبت کا سوال آہی گیا
صورت تسکین کی نکلی دلِ سی ماگ سے ۔ اک کرن پھوٹی اچانک چرخ پر مہتاب سے
اس کرن کو اہلِ دل احمد رضا کہنے لگے ۔ اُمّتِ ختم الرُّسُل کا پیشوا کہنے لگے
اس کرن نے راہِ ایماں کو منور کردیا ۔ پھول تو ہے پھول خاروں کو گُلِ تر کردیا
اے امامِ قومِ امّت کے نگہباں زندہ باد ۔ زندہ باد اے صوفیہ احمد رضا خاں زندہ باد

بریلی والا سنوڑا ، بریلی والا سنوڑا ، مجددِ اعظم سنوڑا
احمد رضا سنوڑا ، احمد رضا سنوڑا ، بریلی والا سنوڑا ، بریلی والا سنوڑا

وادی رضا کی کوہِ ہمالہ رضا کا ہے ۔ جس سمت دیکھئے وہ علاقہ رضا کا ہے
دستار آرہی ہے زمیں پر جو سر اُٹھے ۔ کتنا بلند آج پھریرا رضا کا ہے
جو لکھ دیا ہے حسنِ سند ہے وہ دین میں ۔ اہلِ قلم کی آبرو نقطہ رضا کا ہے
اگلوں نے تو لکھا ہے بہت علم دین پر ۔ جو کچھ ہے اس صدی میں وہ تنہا رضا کا ہے
اس دور پُر فتن میں نظر خوش عقیدگی ۔ سرکار کا کرم ہے وسیلہ رضا کا ہے

بریلی والا سنوڑا ، بریلی والا سنوڑا ، مجددِ اعظم سنوڑا
احمد رضا سنوڑا ، احمد رضا سنوڑا ، بریلی والا سنوڑا ، بریلی والا سنوڑا

نورِ احمد کی ضیاء ہے مسلکِ احمد رضا ۔ شمعِ دینِ مصطفیٰ ہے مسلکِ احمد رضا
پوری سُنّی دنیا میں سچے عقیدے کے لئے ۔ ابتداء اور انتہاء ہے مسلکِ احمد رضا
نام کے سیّد جو جلتے ہیں رضا کے نام سے ۔ ان کے دل میں چبھ رہا ہے مسلکِ احمد رضا
نظمی تم کو کیوں نہ برکاتی رضا پہ ناز ہو ۔ تم نے گھُٹّی میں پیا ہے مسلکِ احمد رضا

بریلی والا سنوڑا ، بریلی والا سنوڑا ، مجددِ اعظم سنوڑا
احمد رضا سنوڑا ، احمد رضا سنوڑا ، بریلی والا سنوڑا ، بریلی والا سنوڑا

رتبہ ہی کچھ ایسا ہے اونچا اعلیٰ حضرت کا
دنیا بھر میں ہوتا ہے چرچہ اعلیٰ حضرت کا

یوں تو طیبہ جانے کے لاکھوں رستے ہیں لیکن
ہم کو سیدھا لگتا ہے رستہ اعلیٰ حضرت کا

بریلی والا سنوڑا ، بریلی والا سنوڑا ، اعلیٰ حضرت سنوڑا ، اعلیٰ حضرت سنوڑا
احمد رضا سنوڑا ، احمد رضا سنوڑا ، بریلی والا سنوڑا ، بریلی والا سنوڑا

مفتیٔ اعظم یکِ از مردمانِ مصطفیٰ
اس رضائے مصطفیٰ سے دشمنی اچھی نہیں

متقی بن کر دکھائے اس زمانے میں کوئی
ایک میرے مفتیٔ اعظم کا تقویٰ چھوڑ کر

سہارا دو سہارا دو سہارا مفتیٔ اعظم
کھڑا ہے در پہ ایک منگتا تمہارا

جنھیں بچپن میں ہی نوری میاں نے دے دیا سب کچھ
وہ ہے احمد رضا خاں کا دُلارہ مفتیٔ اعظم

جہاں پر ہند کے مفتی سبھی خاموش ہو بیٹھے
درخشاں ہے وہاں فتویٰ تمہارا مفتیٔ اعظم

کرم کتنا ہے غوثِ پاک کا اس خانوادے پر
ہے والد اعلیٰ حضرت شاہزادہ مفتیٔ اعظم

تمہاری مست نظروں نے ہزاروں دل بدل ڈالے
تو ہے درکار نظروں کا اشارہ مفتیٔ اعظم

جو ہے دشمن تمہارا وہ وصّی کی ٹھوکروں میں ہے
جو ہے دل سے تمہارا وہ ہمارا مفتیِ اعظم

مفتیِ اعظم سنوڑا ، مفتیِ اعظم سنوڑا ، مفتیِ اعظم سنوڑا ، میرا نوری سنوڑا
میرا نوری سنوڑا ، مفتیِ اعظم سنوڑا ، مفتیِ اعظم سنوڑا ، مفتیِ اعظم سنوڑا

چہرہ لگے سہانہ میرے ازہری میاں کا — ہر سنّی ہے دیوانہ میرے ازہری میاں کا
بغداد سے مدینہ اجمیر سے بریلی — رُوحانی آنا جانا میرے ازہری میاں کا
چشتی بھی قادری بھی رضوی بھی اشرفی بھی — ایسا ہے شامیانہ میرے ازہری میاں کا
علم کا کوہِ گراں اختر رضا خاں قادری — تو ہے بحرِ بے کرم اختر رضا خاں قادری
چودھوی کا چاند چمکایا طُلوعِ شمش ہے — ہو گئے جب جوفشاں اختر رضا خاں قادری
تم سے جو ٹکرایا وہ مسمار ہو کر رہ گیا — مٹ گیا اس کا نشاں اختر رضا خاں قادری

تاج الشریعہ سنوڑا ، تاج الشریعہ سنوڑا ، میرا مُرشد سنوڑا ، میرا مُرشد سنوڑا
میرا اختر سنوڑا ، میرا اختر سنوڑا ، تاج الشریعہ سنوڑا ، تاج الشریعہ سنوڑا

سُنّیوں کی شان ہیں اختر رضا خاں ازہری — فخرِ ہندوستان ہیں اختر رضا خاں ازہری
ہاتھ لے کر ہاتھ میں پہنچا دیا ہے غوث تک — غوث کا فیضان ہیں اختر رضا خاں ازہری
نام لے کران کا اب کھاتے کماتے ہیں بہت — جیسے کے انجان ہیں اختر رضا خاں ازہری
ازہری میاں کے فیض سے آج سنّیت بہار — بغض رکھے انسے جو ذرا وہ ذلیل وخوار ہو گیا

تاج الشریعہ سنوڑا ، تاج الشریعہ سنوڑا ، میرا مُرشد سنوڑا ، میرا مُرشد سنوڑا
میرا اختر سنوڑا ، میرا اختر سنوڑا ، تاج الشریعہ سنوڑا ، تاج الشریعہ سنوڑا

عاشقِ سرکارِ بطحاء اے میرے اختر رضا | مظہرِ احمد رضا خاں اے میرے اختر رضا
تیرا سینا ہے عُلوم اعلیٰ حضرت کا امین | تیرے آگے کون ٹھرا اے میرے اختر رضا
مفتیٔ اعظم کی سیرت اور صورت کا وقار | سب تیرے حصے میں آیا اے میرے اختر رضا
سنّیت کی مرکزیت کا شرف باقی رہا | ہے بریلی تجھ سے جندہ اے میرے اختر رضا
صُلح قُلّی کا اگر چھینٹا کسی پہ پڑ گیا | اس کو بھی مت چھوڑ یئے گا اے میرے اختر رضا
آپ کا فیضان ہے میری عقیدت کی تڑپ | یہ وصی جو لکھا ہے اے میرے اختر رضا

تاج الشریعہ سنوڑا، تاج الشریعہ سنوڑا، تاج الشریعہ سنوڑا
تاج الشریعہ سنوڑا، تاج الشریعہ سنوڑا، تاج الشریعہ سنوڑا

ایسا پابندِ شریعت کوئی پیدا نہ ہوا | دورِ حاضر میں میرے پیر کے جیسا نہ ہوا
وہ تو ایک چاند ہوا آپ کا چہرہ نہ ہوا | دور و نزدیک سے ایک داغ نظر آتا ہے
لاکھ پیچھا کیا لیکن تیرا پیچھا نہ ہوا | منہ کے بل ایسا گرا ہے کہ ہے اُٹھنا مشکل
لاکھ چہرے ہوئے ایسا کوئی چہرہ نہ ہوا | لوگ دیدار کو کھینچ کھینچ کے چلے آتے ہیں
شکل وہ شکل ہے اس شکل کا دُوزہ نہ ہوا | اخترِ قادری رضوی کی چمکتی سی شکل

میرا مُرشد سنوڑا ، میرا مُرشد سنوڑا ، میرا مُرشد سنوڑا
میرا مُرشد سنوڑا ، میرا مُرشد سنوڑا ، میرا مُرشد سنوڑا

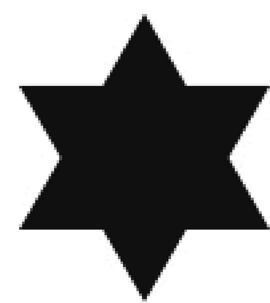
میں نیواں میرا مرشد اچا، تے میں اچیاں دے سنگ لائی
صدقے جانواں ایہناں اچیاں توں جنہاں نیویاں نال نبھائی

میرا مُرشد سنوڑا ، میرا مُرشد سنوڑا ، میرا مُرشد سنوڑا
میرا مُرشد سنوڑا ، میرا مُرشد سنوڑا ، میرا مُرشد سنوڑا

جو کوئی جس دا عاشق ہونڈا اوسے دی گل کر دا
سو سو مکر بہانے کر کے اودھے من میں مر دا

میرا عسجد سنوڑا ، میرا عسجد سنوڑا ، عسجد میاں سنوڑا ، عسجد میاں سنوڑا
سنوڑا حُسّام سنوڑا ، سنوڑا حُسّام سنوڑا ، سنوڑا حُمّام سنوڑا ، سنوڑا حُمّام سنوڑا

عشق و محبت عشق و محبت — اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت
علم و حکمت علم و حکمت — اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت
ہم صبیح غوثِ اعظم — مفتیٔ اعظم مفتیٔ اعظم
ہم صبیح غوثِ اعظم — مفتیٔ اعظم مفتیٔ اعظم
بستی بستی قریہ قریہ — تاج الشریعہ تاج الشریعہ
علم کا ساگر علم کا دریا — تاج الشریعہ تاج الشریعہ
ہم سب کی بخشش کا ذریعہ — تاج الشریعہ تاج الشریعہ

مدینے والا سنوڑا

اللہ جل جلالہ ﷽ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

# درود پڑھنے کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا تو اللہ رب العالمین اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کی دس خطائیں معاف کئے جائیں گی، اور اس کے دس درجے بلند کئے جائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجا اللہ اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھے گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر بکثرت درود پڑھتا ہے قیامت کے روز وہ سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے دس مرتبہ صبح دس مرتبہ شام کے وقت مجھ پر درود بھیجا اسے روز قیامت میرے شفاعت حاصل ہوگی۔

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِىْ    وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ    كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ